ملک عبدالرشید عراقی قسط ۲

اثبات التوحید

اور علمائے اہلحدیث

قرآن پاک نے اللہ تعالیٰ کی جامع صفات یہ بیان کی ہیں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (الحشر ع ۳)

وہ اللہ جس کی شان یہ ہے کہ صرف وہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا کوئی ہستی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں وہ سب کھلی اور چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور نہایت رحمت والا ہے۔ وہ اللہ وہی الٰہ حق ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہی حقیقی بادشاہ ہے۔ وہ قدوس ہے (عیب ونقص کی ہر نسبت سے پاک ہے)، السلام ہے (سلامتی اس کی ایسی صفت ہے کہ اس کے لئے کوئی خطرہ اور اس کو کبھی زوال نہیں) المومن ہے (بندوں کو امن دینے والا ہے) المہیمن ہے (رکھوالا اور نگہبان ہے) العزیز ہے (زبردست اور غالب ہے) الجبار ہے (سب پر اس کا دباؤ اور تسلط ہے کوئی اس کی حیثیت کے خلاف حرکت نہیں کر سکتا) المتکبر ہے (بے انتہا عظمت اور کبریائی کا مالک ہے) پاک ہے اس کے شریک بتلانے سے وہ اللہ پیدا کرنے والا ٹھیک ٹھیک جاننے والا، صورت گری کرنے والا، اسی کے لئے سب عمدہ نام ہیں آسمان

اور زمین کی سب چیزیں اس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہیں۔ اور وہ نہایت ہی زبردست اور حکمت والا ہے۔

جو ہستی اتنی جامع صفات کی حامل ہو۔ وہی ہستی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور وہی اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کی جائے اور محبت و عظمت کے ساتھ اس کے ہر فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے۔ اور اس کے ہر حکم کی بلغیر بحث و تمحیص کے تعمیل کی جائے۔ اسی سے اپنی ضرورتوں کے لئے دعا کی جائے مصائب و مشکلات میں اسی سے مدد مانگی جائے۔

اسی لئے قرآن مجید میں صفاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ توحید باری تعالیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور توحید قرآن مجید کا اصل اور خاص الخاص موضوعِ دعوت ہے اور توحید ایسا مرکزی نقطہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے تمام انبیائے کرام کا بنیادی مسئلہ رہا ہے۔

قرآنِ مجید میں توحید کی تعلیم اتنی وضاحت اور تفصیل سے پیش کی گئی ہے کہ کسی اور انھیں اگلے پیغمبروں اور اگلی کتابوں کے ذریعے جو حکم دیا گیا۔ وہ اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ صرف ایک معبودِ برحق کی عبادت اور بندگی کریں۔ اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں۔ اور پاک ہے ان کے شرک سے۔

آیاتِ توحید فی الدعا

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ (رعد ع ۲)

"حاجتوں اور ضرورتوں میں صرف اسی اللہ کو پکارنا ہے۔ اور اس کے سوا جن ہستیوں کو وہ مشرک پکارتے ہیں اور جن سے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ ان کے کچھ کام نہیں آسکتیں"

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۔ (بنی اسرائیل ع ۶)

"اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم نے اپنے خیال میں اللہ کے سوا جن ہستیوں کو معبود و کارساز سمجھ رکھا ہے۔ انہیں اپنی حاجتوں اور مصیبتوں میں پکار دیکھو۔ نہ وہ تمھاری تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ تمھاری حالت بدل سکتے ہیں"۔

دوسرے مسئلہ کی اتنی وضاحت نہیں کی گئی اور اللہ کے تمام پیغمبروں نے یہی نعرہ لگایا کہ خدا کی پرستش کرو۔ وہی بندگی اور عبادت کے لائق ہے۔ فرمایا:-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل ع ۱۵)

ہم نے ہر قوم میں پیغامبر بھیجا۔ (جس نے اس بات کو عام کیا) کہ صرف اللہ کی بندگی کرو (جو سچا معبود ہے) اور ہر جھوٹے خدا سے بچو۔

اور ایک دوسرے موقع پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا!

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء ع ۲)

اور جو پیغمبر بھی ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی اور ان کو یہی پیغام دیا کہ میرے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں۔ لہٰذا صرف میری ہی بندگی اور عبادت کرو۔

توحید سے متعلق قرآن مجید میں بیسیوں آیات آئی ہیں اور توحید کا جامع عنوان یہ ہے کہ اِلٰہ! یعنی معبود! بس ایک ہی ہے وہی بندگی اور عبادت کے لائق ہے۔ اور اس کے ساتھ کسی کو بھی اس کا شریک اور ساجھی نہ بنایا جائے۔

یہاں توحید سے متعلق چند آیات درج کی جاتی ہیں۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ (البقرہ ع ۸)

اور تمہارا رب بس ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں۔ وہ بڑی رحمت والا اور مہربان ہے۔

فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا (الحج ع ۵)

بس تمہارا معبود ایک ہی ہے، لہٰذا اس کی فرمانبرداری کرو اور اپنے کو اسی کے آگے جھکا دو۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ (مومن ع ۷)

صرف وہی زندہ جاوید ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں

وهو الله لا إله الا هو له الحمد في الأولى والآخرة (القصص ع ۷)

اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں۔ اور دنیا و

آخرت میں وہی حمد و ستائش کا سزاوار ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (مزمل ع۱)

وہی مشرق و مغرب کا مالک ہے، وہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں لہذا اسی کو اپنا کارساز بنالو۔ اور حاجت اور ضرورت میں اسی کی طرف رجوع کرو۔

توحید کے بارے میں قرآن مجید کا سب سے اہم مطالبہ یہ ہے کہ ہر مقصد کے لئے دعا اور مدد صرف اللہ تعالٰی سے مانگو اور ہر عبادت صرف اسی کی ہونی چاہیئے۔ اور قرآن مجید نے توحید کے اس پہلو پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ شرک میں مبتلا ہونے والی دنیا کی قومیں اور امتیں "شرک فی الدعا" اور شرک فی العبادۃ ہی میں زیادہ مبتلا ہوئیں۔ اور ہمیشہ ناخداشناس اور کمزور انسانوں سے ہی شرک ہوا۔ کہ انھوں نے اللہ کے سوا اور ہستیوں کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر ان سے دعائیں کیں۔ اور اپنی حاجتیں اور مرادیں ان سے مانگیں اور انہیں راضی و خوش کرنے کے لئے طرح طرح سے ان کی عبادت کی۔ ان کے آگے سجدے کئے۔ ان کے نام کی خیرات کی۔ ان کے لئے نذریں اور منتیں مانیں۔ اور یہ مشرکانہ رسم آج بھی بہت عام ہے۔ اور اس گمراہی میں بہت لوگ مبتلا ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

شرک فی العبادۃ اور شرک فی الدعا سب سے بڑی گمراہی ہے اور زیادہ تر ناخداشناس لوگ اس میں مبتلا ہیں اس لئے کہ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں توحید فی العبادۃ اور توحید فی الدعا پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔

آیات توحید فی العبادہ

وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (بنی اسرائیل ع۳)

اور تمہارے پروردگار کا قطعی حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (النساء ع۶)

پس اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبہ ع۴)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ (مومنون ع ۶)

اور جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے من گھڑت خدا کو پکارتا ہے۔ اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور بس اس کا حساب اس کے پروردگار کے حضور ہونا ہے۔ یقیناً کفر کرنے والے کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (قصص ع ۹)

اور مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی اور فرضی اور من گھڑت الٰہ کو۔ صرف اللہ ہی الٰہ حق ہے۔ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس کی پاک ذات کے علاوہ جو کچھ اس عالم موجودات میں سب فانی ہے۔

توحید کے متعلق قرآن مجید نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہ اسلام کا امتیاز ہے۔ اور اس دنیا کے کسی صحیفہ اور کسی ہدایت نامہ میں اور کسی ہادی اور پیشوا کی تعلیم میں توحید کا ایسا جامع اور مکمل درس جہاں تک ہمیں علم ہے، موجود نہیں ہے۔

توحید باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جس ہستی کو پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اس کی حیثیت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت عالم الغیب بھی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی قرآن مجید میں آپ کی عبدیت و بشریت اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں آپ کی نیازمندی اور سرافگندگی کو جابجا اجاگر کرنے کا اعلان کیا۔ اور یہ اعلان آپ کی زبان مبارک سے کرایا۔ ارشاد فرمایا:۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ (حٰم سجدہ ع ۱)

اے رسول، آپ اعلان فرما دیجئے کہ میں بھی بس تم جیسا ایک انسان ہوں، میری طرف اللہ کی طرف سے یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ بس تم اسی کی طرف سیدھ باندھ لو۔ اور اس سے بخشش طلب کرو اور مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل ع ۱۰)

اے پیغمبر ان سے کہئے کہ پاک ہے میرا پروردگار ذات سے سب قدرت ہے،
اور میں تو بس ایک آدمی ہوں اللہ کا پیغام لانے والا۔

اور آپ کا مشہور ارشاد ہے :

عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا عبدہٗ فقولوا عبد اللہ ورسولہٗ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کتاب الآداب)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسائیوں نے جس طرح عیسیٰ بن مریم کو حد سے بڑھایا۔ خبردار! تم میرے ساتھ ایسا نہ کرنا میں بس اللہ کا بندہ ہوں۔ اس لئے (مجھے بندگی اور پیغمبری ہی کے مقام پر رکھنا) اور اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہنا۔

توحید کے سلسلہ میں میں نے یہاں اختصار سے کام لیا ہے اور اُسے توحید کا "مشتے نمونہ از خروارے" کہنا بھی مشکل ہے۔ لیکن حقیقت میں !

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

برصغیر پاک و ہند میں کثیر آبادی شرک فی العبادت اور شرک فی الدعا میں مبتلا تھی۔ اور اب بھی مبتلا ہے۔

اہلِ توحید نے اس گمراہی کے خلاف برصغیر کے قریہ قریہ میں تقریر و تحریر کے ذریعہ توحید کو پھیلایا۔ اور ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات و احکامات سے روشناس کرایا۔ اللہ تعالےٰ ان کی قبروں کو روشن کرے جنہوں نے توحید کی اشاعت اور شرک کی تردید میں اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔

علمائے اہلحدیث کی مساعی

اس سلسلے میں برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث نے ایک مثالی کردار ادا کیا ہے۔

ان علمائے کرام نے تقریری تبلیغ کے ذریعہ بھی قریہ قریہ توحید کا پیغام پہنچایا۔ اور ان کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ جو رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔ علمائے اہل حدیث نے اثباتِ توحید اور تردید شرک میں جو تحریری خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کا ایک مختصر ساخاکہ پیش خدمت ہے۔

سب سے پہلے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے قلم اُٹھایا۔ آپ نے اپنی کئی تصانیف میں اس پر بحث کی ہے مگر تفصیل سے بحث آپ نے حجۃ اللہ البالغہ (عربی) میں کی ہے۔ اس کے علاوہ حسن العقیدہ اور المقدمۃ السنیہ میں مسئلہ توحید پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے بعد آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے بھی بہت خدمت کی۔ آپ نے اردو میں ہدایت المومنین لکھی، جس میں مسئلہ توحید پر مفصل روشنی ڈالی۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی (م ۱۲۴۶ھ) نے تو کمال کر دیا۔ آپ نے توحید کے موضوع پر ایک بہترین علمی کتاب تصنیف کی جس کو "تقویت الایمان" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کا موضوع توحید ہے۔ جو دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ آپ نے توحید پر کتاب و سنت کی روشنی میں بحث کی ہے۔ اور توحید کو نقصان پہنچانے والی جتنی غیر مشروع رسمیں معاشرے میں مروج تھیں۔ ان کی نشاندہی کی ہے شرک فی العلم، شرک فی التصرف، شرک فی العادت اور شرک فی العبادت، کا کتاب و سنت کی روشنی میں تشریح کی ہے۔

تقویت الایمان کے بعد جو کتابیں اثبات التوحید اور شرک کی تردید میں لکھی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

مولانا سید اولاد حسن خان قنوجی (م ۱۲۵۳ھ) ہدایت المومنین (اردو) اور رسالہ در معنی کلمہ توحید (اردو)۔ مولانا سید اولاد حسن خان کے بعد آپ کے فرزند والاجاہ مولانا السید نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے اسلام کی بہت خدمت کی ہے آپ نے عربی فارسی، اردو میں ۲۲۲ کتابیں تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ، بہ رد تقلید، سیاست تاریخ و سیر، مناقب، علم و ادب، اخلاق، تصوف اور تردید شیعیت میں لکھیں۔ توحید کے موضوع پر آپ نے جو کتابیں تصنیف کی ہیں اس کی تفصیل یہ ہے۔

الدین الخالص (عربی) دو مجلدات میں۔ توحید پہ ایک مثالی کتاب ہے۔

اردو میں آپ کی یہ کتابیں ہیں:۔

النصح السدید موجب التوحید، مراد المرید فی اخلاص التوحید، اخلاص التوحید، بلمجید الحمید، منہاج البید فی المعراج التوحید، اخلاص الفواد الی توحید رب العباد. الانفکاک عن مراسم الاشراک، التفکید عن

انما التشریک ، دمایہ الایمان الی توحید الرحمان ،تعلیم الایمان ،اللواء العقود التوحید الرب العبود ،

مولانا قاضی بشیرالدین قنوجی رم ۳۰۲۷ اھ) تفہیم المسائل ۔

مولانا ولایت علی عظیم آبادی رم ۲۶۹ اھ) ردا شراک (فارسی) الدعوۃ الی سیدالامام (عربی) تبیان الشرک والبدع (اردو)

مولانا عنایت علی عظیم آبادی رم ۱۲۷۴ھ) بت شکن رسالہ فی ابطال بدنمہ الطراع

مولانا محمد جوناگڑھی دہلوی رم ۱۳۶۲ھ) جماعت اہلحدیث کے ممتاز علمائے کرام میں سے تھے ۔آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ تفسیر ابن کثیرہ اور اعلام المعوقین ازامام ابن قیمؒ کا اردو ترجمہ آپ کا بہترین شاہکار ہیں ۔ توحید پر آپ کی تصانیف یہ ہیں ؛

ایمان محمدیؐ ، توحید محمدیؐ ،طریق محمدیؐ ، عقائد محمدیؐ ، عقیدہ محمدیؐ ،صراط محمدی ،معراج محمدیؐ اور فرمان محمدیؐ ۔

مولانا خرم علی بلہوری رم ۱۲۶۰ھ) نصیحۃ المسلمین ۔

مولانا عبیداللہ رم ۱۳۱۰ھ) تحفۃ الہند و تحفۃ الاخوان

مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹیؒ تردید الجاہلین والمشرکین اور خطبات التوحید

مولانا محمد حسین بٹالوی رم ۱۳۳۸ھ) نے اسلامی عقائد ، مولانا ثناء اللہ امرتسری رم ۱۳۶۸) نے کلمہ توحید، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی امرتسری رم ۱۳۸۴ھ) نے اسلامی توحید اور مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی رم ۱۳۸۳ھ) نے حقیقت شرک کے نام سے کتابیں لکھیں۔ یہ تمام کتابیں توحید کے بارے میں بہترین مواد مہیا کرتی ہیں ۔

ان کے علاوہ مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی دامت برکاتہم کی اثبات التوحید ۔ مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی انوار التوحید اور مولانا خالد گھرجاکھی کا رسالہ التوحید بھی ہے ۔ ان رسائل میں بھی توحید پر مفصل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور شرک کا قلع قمع کیا گیا ہے ۔

مولانا محمد حنیف یزدانی کے دو رسالے مرشد جیلانی کے ارشادات حقانی اور ہمارے عقائد علمی رسالے ہیں ۔جن میں توحید کے متعلق کافی دلائل دیئے گئے ہیں اور شرک کی تردید کتاب و سنت کی روشنی میں کی ہے ۔